SET-A

Serial No of Q.P 4361

Unique Paper Code : 2141001001

Name of Paper : Urdu-A

Name of Course : AEC

Semester : II

Duration : 2 Hours Maximum Marks : 60

نوٹ: صرف چار سوالوں کے جواب لکھئے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہے۔

ا- مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے:

(الف)

آج شہر کے اخبار لکھتا ہوں۔ سوانح لیل ونہار لکھتا ہوں۔ کل پنجشنبہ ۲۵ مئی کو اول روز پہلے بڑے زور کی آندھی آئی، پھر خوب مینہہ برسا، وہ جاڑا پڑا کہ شہر کرۂ زمہریر ہوگیا۔ بڑے دریبے کا دروازہ ڈھایا گیا۔ قابل عطار کے کوچے کا بقیہ مٹایا گیا۔ کشمیری کڑے کی مسجد زمین کا پیوند ہوگئی۔ سڑک کی وسعت دو چند ہوگئی۔ اللہ اللہ گنبد مسجدوں کے ڈھائے جاتے ہیں اور ہنود کی ڈیوڑھیوں کی جھنڈیوں کے پرچم پھراتے ہیں۔ ایک شیر زور آور اور پیل تن بندر پیدا ہوا ہے۔ مکانات جابجا ڈھاتا پھرتا ہے۔ فیض اللہ خاں بنگش کی حویلی پر جو گلدستے ہیں، جس کو عوام ''کمرِی'' کہتے ہیں۔ ان میں سے ہلا ہلا کر ایک ایک کی بنا ڈھا دی۔ اینٹ سے اینٹ بجادی۔ واہ رے بندر، یہ زیادتی اور پھر شہر کے اندر۔

(ب)

میں کلام میں تکرار کا عادی نہیں ہوں۔ لیکن مجھے تمھاری تغافل کیشی کے پیشِ نظر بار بار یہ کہنا پڑتا ہے کہ تیسری طاقت اپنی گھمنڈ کا پشتارہ اٹھا کر رخصت ہو چکی ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔ سیاسی ذہنیت اپنا پچھلا سانچہ توڑ چکی اور اب نیا سانچہ ڈھل رہا ہے۔ اگر اب بھی تمھارے دلوں کا معاملہ بدلا نہیں اور دماغوں کی چبھن ختم نہیں ہوئی تو پھر حالت دوسری ہے۔ لیکن اگر واقعی تمھارے اندر سچی تبدیلی کی خواہش پیدا ہوگئی ہے تو پھر اس طرح بدلو، جس طرح تاریخ نے اپنے تئیں بدل لیا ہے۔ آج بھی کہ ہم ایک دور، انقلاب کو پورا کر چکے ہیں۔ ہمارے ملک کی تاریخ میں کچھ صفحہ خالی ہیں اور ہم ان صفحوں میں زیب عنوان بن سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہم اس کے لیے تیار بھی ہوں۔ عزیزوں! تبدیلیوں کے ساتھ چلو یہ نہ کہوں کہ ہم اس تغیر کے لیے تیار نہ تھے۔

۲-مندرجہ ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے:

(الف)

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں
حالت اک اضطراب کی سی ہے

نکتہ چیں ہے غم دل اس کو سنائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

غیر پھرتا ہے لیے یوں ترے خط کو، کہ اگر
کوئی پوچھے کہ یہ کیا ہے؟ تو چھپائے نہ بنے

آہ کو چاہیئے اک عمر، اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

(ب)

طائر کے یہ سن کلام صیاد
بن داموں ہوا غلام صیاد
بازو کے جو بند کھول ڈالے
طائر نے تڑپ کے پر نکالے
اک شاخ پہ جا، چہک کے بولا
کیوں؟ پر مرا کیا سمجھ کے کھولا؟
ہمت نے مری مجھے اُڑایا
غفلت نے تری، مجھے چھڑایا
دولت نہ نصیب میں تھی ترے
تھا لعل نہاں شکم میں میرے

۳- پریم چند کے افسانے 'پوس کی رات' کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

۴- مومن خاں مومن کی غزل گوئی پر اظہار خیال کیجئے۔

۵- نظیر اکبر آبادی کی نظم بنجارہ نامہ کا مرکزی خیال لکھیے۔

۶- مندرجہ ذیل میں سے تین کی تعریف مع مثال کیجئے:

تشبیہہ، تضاد، تلمیح، لف ونشر، مراعات النظیر